بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا

نمبر ۲۱ — جلد ۲۰

مصباح

زنانہ اخبار مہینے میں دو بار

یکم نومبر ۱۹۳۳ء — چندہ سالانہ دو روپیہ ۲/- — ۱۲ رجب المرجب ۱۳۵۲ھ

ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل

قادیان دار الامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ	مضمون نگار
اسلام میں عورت کی ہستی اور اسکے فرائض..	۳/۶	سیکرٹری لجنہ اماء اللہ پشاور
دنیا فانی ہے.........	۶/۸	صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ۔
عورتوں کے لئے ورزش.......	۸/۹	ماسٹر عبد الحمید صاحب بی۔ ایس۔ سی۔
دستکاری۔ تاریخی اسماء........	۱۰/۱۲	محترمہ حمیدہ خانم دھوری۔
شذرات........	۱۲/۱۴	
رپورٹ ہائے لجنات اماء اللہ..	۱۴/۱۵	(سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)
وصیتیں........	۱۶/۱۹	

Digitized by Khilafat Library

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا۔

احمدی بچہ کا درخشاں مستقبل

بتاؤں اپنا مستقبل؟ بنوں گا کیا بڑا ہو کر
کروں گا نام پیدا احمدیت پر فدا ہو کر

جو ہونگے راہ سے بے راہ اپنی کم نگاہی سے
دکھاؤں گا میں راہِ راست ان کو رہنما ہو کر

ابھی تو چھوٹا ہوں لیکن بزرگوں کی دعاؤں سے
چمک نکلوں گا دنیا میں جہاں کا پیشوا ہو کر

میں اپنے سایہ سے سلطاں بنادوں گا فقیروں کو
مقام احمدیت میں بنوں گا میں ہما ہو کر

خدا کے فضل سے حاصل ہے مجکو دولت عرفاں
جہاں میں پھیلوں گا میں احمدیت کی ضیا ہو کر

وفا کا پھر نئے سر سے سبق اُن کو پڑھاؤں گا
گئے لاہور کو جو قادیاں سے بے وفا ہو کر

میسر قادیاں دار الاماں میں مجکو رہنا ہے
شہنشاہوں سے بڑھ کر ہیں یقیناً ہم گدا ہو کر

جہاں میں بُت پرستوں کو مسلماں کر کے چھوڑونگا
غلام حضرتِ محمود احمد میرزا ہو کر

خطائیں خان کی بخشو مرے آقا مرے ہادی
کرے گا عمر بھر خدمت تمہاری باوفا ہو کر

(حبیب الرحمٰن خان کابلی قادیان)

وی پی مصباح کے

جن خریداروں نے .... تاحال چندہ مصباح کا ادا نہیں کیا وہ مہربانی فرما کر جلدی بھجوا دیں۔ ورنہ وی پی وصول کرنے کے لئے تیار رہیں۔

(مینجر)

Digitized by Khilafat Library

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

Digitized by Khilafat Library

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ یکم نومبر سنہ ۱۹۳۳ء

اسلام میں عورت کی ہستی اور اسکے فرائض

میری احمدی بہنوں کو یہ سنکر خوشی ہوگی۔ کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لٹریچر پڑھکر پورے وثوق کے ساتھ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوگئی ہوں۔ دعا کرتی ہوں کہ خدا مجھے توفیق دے کہ میں دین کی خدمت کرسکوں۔

آج میرا مضمون اسلام میں عورت کی عزت اور اس کے فرائض کے متعلق ہے۔ دنیا کی انسانی آبادی میں عورت کا زبردست ہاتھ کام کرتا دکھائی دیتا ہے۔ بلکہ یہ کہنا بالکل درست اور بجا ہے کہ دنیا کی انسانی آبادی میں عورت مرد کے برابر کی شریک ہے۔ اور خدا تعالےٰ نے اپنی حکمت بالغہ سے یہی پسند فرمایا کہ عورت ام الکائنات ہو جس طرح مردوں کو انتظام میں دخل ہے عورتوں کو بھی ہے۔ یہ بھی خوشی کی بات ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز عورتوں کی ترقی کے بہت خواہشمند ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ عورتیں بیدار ہوں۔ جبتک عورتیں بیدار نہ ہوں گی۔ مردوں کی دینی و دنیاوی کامیابی مشکل ہے۔ اسمیں شک نہیں کہ عورت کا حلقہ فرائض مرد کے دائرہ فرائض سے بعض حالتوں میں مختلف ہے۔ مگر یہ اختلاف ان دو دائروں کی طرح نہیں جو ایک دوسرے سے فاصلہ پر کھینچے گئے ہوں۔ بلکہ اُن کا تعلق اتنا گہرا ہے۔ کہ اگر ایک دائرے کو مٹا دیا جائے تو دوسرا قائم نہیں رہ سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ کہا جاتا ہے کہ عورت مرد کا چولی دامن کا ساتھ ہے مرد و عورت انسانی سوسائیٹی کی گاڑی کے دو پہیے ہیں۔ یا قرآن مجید کی پاک زبان میں یوں کہو کہ مرد عورتوں کا لباس ہیں۔ اور عورتیں مردوں کا لباس ہیں۔ اس قدر گہرے تعلق کو کوئی تنگ خیالی نہیں توڑ سکتی اور نہ کسی میں یہ قدرت ہے کہ عورت مرد بن جائے اور مرد عورت۔ اسلام کی تعلیم اعتدال کی رہنمائی کرتی ہے۔ نہ تو وہ مغرب کی روشنی میں عورت کو مادر پدر آزاد بنا دینا چاہتی ہے۔ اور نہ کوتاہ نظری کی زنجیروں سے اسکو جکڑ کر تمام قسم کی ترقیات سے روک دینا چاہتی ہے۔ بلکہ وہ ہر ایک کو اپنے دائرہ میں رہ کر تمام ترقیات سے یکساں بہرہ ور ہونے کے قابل بنا سکتی ہے۔

اسلام نے عورت ذات پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ آپ میں سے شاید بہت ہی کم کو معلوم ہوگا۔ کہ اسلام سے پہلے عورت کی کیا حالت تھی۔ اسلام سے پہلے

عورتوں کی بہت ہتک کی گئی۔ اور انہیں ذلیل جانوروں کی طرح سمجھا جاتا تھا۔ باوجودیکہ تمام مرد عورت ہی کے پیٹ سے پیدا ہوئے ہیں اور عورت نے دنیا میں عظیم الشان انسان پیدا کئے ہیں۔ خواہ وہ بادشاہ تھے یا عالم اور بڑے بڑے فلاسفر یہانتک کہ خدا کے نبی اور نبیوں کے سردار خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی ماں بھی عورت ہی تھی۔ مگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے پہلے عورتوں کی کوئی عزت نہیں تھی۔ یہ اسلام ہی کی برکت ہے۔ کہ عورت کو مرد کے سے حقوق دیئے گئے ہیں +

Digitized by Khilafat Library

لیکن باوجود قرآن کریم کی ہدایت کے موجود ہونے کے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد تین سو سال گذرنے پر جب اسلام میں عملی ضعف پیدا ہوا تو عورت کی وہ عزت اور حرمت بھی (جو اسلام نے قائم کی تھی۔) جاتی رہی۔ اور پھر عورتوں کے ساتھ جانوروں کا سا سلوک شروع ہو گیا۔ اور تیرھویں صدی تک جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا دنیا میں کذب پھیل گیا۔ اور خدا تعالےٰ کی توحید کا چشمہ مکدّر ہو گیا۔ تب خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو وعدہ کے موافق نازل فرمایا۔ اور آپؑ نے اسلام کو زندہ کیا اور اس کے ساتھ ہی عورت کی عزت کو دوبارہ قائم کیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے عہد میں یہ روح بہت ترقی کر گئی ہے۔ اور وہ وقت آرہا ہے کہ عورتوں کی ذمہ واریاں اور اُن کے کام کا حلقہ بہت وسیع ہو جائے +

اب آپ غور کریں کہ اسلام نے عورت کو کتنی فضیلت دی ہے۔ اور سوچیں کہ عورتوں کو اُن کے فرائض کس طرح پورے کرنے چاہئیں +

احمدی عورتوں کے فرائض ایک وسیع مضمون ہے فرائض کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ اپنی ذات کے متعلق دوسروں کے متعلق خدا تعالےٰ کے متعلق پھر ان فرائض کی بہت سی شاخیں ہوتی ہیں۔ اس وقت میں مختصراً بیان کروں گی۔

کسی کے فرائض اور ذمہ واریوں کا اسوقت پتہ لگتا ہے۔ جبکہ یہ معلوم ہو کہ اس کا مقصدِ زندگی کیا ہے۔ مثلاً اگر ایک شخص کا مقصد ہے تعلیم حاصل کرنا تو وُہ اس کے لئے جو ضروریات اور سامان ہوں گے مہیّا کریگا۔ اور اس طریق کو اختیار کریگا۔

اسی طرح جب ہم احمدی بہنوں کے فرائض کی حد بندی کرنے لگیں تو پہلی بات ہمکو یہ معلوم کرنا ہو گی۔ کہ ہماری زندگی کی غرض وغایت کیا ہے۔ وہ مقصدِ زندگی خدا تعالےٰ نے خود بیان کیا ہے۔ کہ انسان عورت ہو یا مرد اسلئے دنیا میں پیدا ہوا ہے۔ کہ خدا کا فرمانبردار بن جائے۔ اور اپنی اولاد کو بھی خدا کا فرمانبردار بنائے۔ اور خدا کے فرائض پر عمل کرنیکی کوشش کرے + عورت کو چاہیئے کہ اپنے خاوند کی بہت فرمانبردار بنے یہانتک کہ خدا نے خاوند کی فرمانبرداری کا حکم دیا ہے۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے اگر سجدہ کرنا کسی کو جائز ہوتا تو میں حکم دیتا کہ عورت اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔ عورت کو چاہیئے کہ خاوند کی جہانتک ہو سکے خدمت کرے اس سے وہ نقصان نہ کرے۔ جو اس کی حیثیت سے باہر ہو۔ خاوند کی نافرمانی نہ کرو۔ کیونکہ بہت سا حصّہ اُن کی عزت کا اُن کی بیویوں کے ہاتھ میں ہے۔ سو تم اپنی ذمہ واری کو عمدگی سے ادا کرو۔ کہ خدا کے نزدیک صالحات قانتات ہیں

گنی جاؤ۔ اسراف نہ کرو۔ اور خاوند کے مال کو بے جا طور پر خرچ نہ کرو۔ تقوٰی اختیار کرو۔ ہمیشہ کوشش کرو کہ تم معصوم اور پاکدامن رہو۔ عورتوں کو چاہیئے۔ کہ اسلام کے پانچوں احکام پورے کرنے کی کوشش کریں۔ یعنی بغیر عذر شرعی ہمیشہ وضو کر کے پنج وقتہ نماز بلا ناغہ پڑھتی رہیں۔ نمازوں کے اندر اپنی زبان میں دعائیں بہت کیا کریں۔ اور جس چیز کی ضرورت ہو خدا سے مانگیں۔ فجر کی نماز کے بعد جتنا ہو سکے قرآن کریم ترجمہ کے ساتھ پڑھا کریں۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بہت بھیجتی رہیں۔ اگر ہو سکے تو حج بھی کریں۔ سال پر زکوٰۃ بھی دیتی رہیں۔ عورتوں کو چاہیئے۔ کہ تمام قسم کی ظاہری و باطنی صفائی رکھیں گھر کی صفائی کا بھی خاص طور پر خیال رکھیں۔ جس طرح مردوں کی صحت قائم رکھنے کے لئے جسمانی ورزش کی ضرورت ہے۔ اسی طرح عورت کو بھی ضرورت ہے۔ عورتیں اگر گھر کے کام کاج کرتی رہیں۔ تو اس میں انہیں کافی ورزش ہو جاتی ہے۔ گھر کے کام کرنے کو عار نہیں سمجھنا چاہیئے۔ عورت کا فرض یہ بھی ہے کہ عقاید صحیح اور اعمال صالحہ ہوں۔ ہمارے عقائد کوئی نئے نہیں عقائد وہی ہیں۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے قرآن مجید کے ذریعہ تعلیم فرمائے۔ دوسرے کلمہ گو مسلمانوں میں اور ہم میں یہ فرق ہے کہ انہوں نے وہ عقائد چھوڑ دئے اور ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ان کو پھر سیکھا +

اعمال صالحہ کے ساتھ ہی اخلاق فاضلہ کو اختیار کرنا ضروری ہے۔ اور ان کی بہت سی قسمیں ہیں۔ مثلاً زبان کے متعلق جھوٹی گواہی دینا۔ جھوٹ بولنا۔ کسی پر تہمت لگانا حق کا چھپانا۔ کسی کو گالی دینا۔ ٹھٹھا کرنا۔ غیبت کرنا۔ طعنہ دینا۔ لعنت اور بد دعا دینا۔ یہ وہ اعمال ہیں جو نہیں کرنے چاہئیں۔ اسی طرح آنکھ کے متعلق بدنظری کرنا۔ اپنے ہاتھ سے کسی کو دکھ پہنچانا۔ کسی کو حقارت سے دیکھنا۔ کسی کا مال لینا۔ کسی قسم کی خیانت کرنا۔ فضول خرچی کرنا۔ وغیرہ باتیں ہیں جن سے بچنا چاہیئے۔ اس کے بالمقابل دوسروں کے ساتھ ہر قسم کی نیکی اور ہمدردی سے پیش آنا ضروری ہے۔ والدین کے حقوق و فرائض کے متعلق قرآن کریم نے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جن باتوں کی تعلیم دی ہے۔ ان کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ ماں باپ کے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا جائے۔ ان کے ساتھ جو بات کی جائے۔ ادب اور نرمی سے کی جائے۔ ان کے لئے دعا مغفرت اور رحمت کی جائے۔ اور ان سے اپنے لئے دعا کروائی جائے۔ کیونکہ ماں باپ کی دعا اولاد کے حق میں قبول ہوتی ہے۔ باوجود ان باتوں کے قرآن کریم نے ایک اور ہدایت بھی کی ہے۔ جو ان سب باتوں سے بڑھ کر ہے اور وہ یہ کہ کسی ایسے امر میں جو خدا تعالےٰ کے حکم کے خلاف ہو۔ ان کی اطاعت نہ کی جائے۔ والدین کے حقوق و فرائض کے بعد میں آپکو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ اولاد کے متعلق عورتوں کے کیا فرائض ہیں۔ نیک اور صالح اولاد کی خواہش کی جائے۔ جس کے لئے ہمیشہ دعا کی ضرورت ہے۔ اگر ماں اچھی طرح اولاد کی تربیت نہ کرے تو وہ خود اسکو جہنم کے قابل بنا دیگی۔ اور اگر اس کی تربیت عمدہ اور اعلےٰ ہو تو وہ اسے خادم دین بنا کر جنت میں لے جانے کا موجب ہو جائیگی۔ بچوں کی ایسی تربیت

Digitized by Khilafat Library

کرنی چاہیئے۔ کہ وہ دین کی خدمت کے لئے ہر چیز حتیٰ کہ اپنی عزیز جان کو بھی قربان کرنے پر آمادہ رہیں۔ اور تم کو فخر ہو کہ تم ایسے فدایانِ اسلام کی ماں یا بہن ہو۔ اولاد کی تعلیم و تربیت اور بہتر بنا اخلاق و اعمال حاصل کرنے میں کبھی مفلسی کا خیال نہ کرو۔ جسقدر روپیہ تم ان کے زیادہ کپڑوں اور زیورات پر خرچ کرتی ہو اُسے اُن کی تعلیم اور بہترین تربیت پر خرچ کرو۔ اپنے نیک نمونہ سے بچوں کی اصلاح کرو۔ اس لئے کہ اُن کا دل تصویر کے شیشہ کی طرح ہوتا ہے جس رنگ میں تم ان کے سامنے اپنے اعمال رکھو گی وہی نقش اُن پر آجائے گا۔ آج کے بچے کل باپ ہونگے قوم اور جماعت کا آئندہ انحصار ان بچوں پر ہے۔ جو آج تمہاری گودوں میں ہیں۔ اور ان کو قوم اور دین کے لئے مفید بنانا یا مضر بنانا جہانتک اسباب اور تربیت کا تعلق ہے۔ عورتوں پر موقوف ہے۔ اس لئے **احمدیت کا شاندار مستقبل تمہارے ہاتھوں میں ہے**۔ احمدی عورتوں کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ اپنے دین کے فرائض کو مردوں کے فرائض سے کسی صورت میں کم نہ سمجھیں کیونکہ بہت سی باتیں ایسی ہیں جو عورتوں ہی کی کوشش و سعی سے درست ہو سکتی ہیں۔ مثلاً عورتوں کی عورتیں ہی تبلیغ کر سکتی ہیں۔ عورتوں کے ہی ذریعہ سے اُن کے چندہ کی باقاعدگی اور سلسلہ کی کسی قدر مالی مشکلات کا سوال حل ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اگر وہ اپنے اپنے مردوں کو مجبور کریں کہ وہ اپنے فضول اخراجات کو کم کر کے سلسلہ کی مدد کریں اور اس طرح اللہ اور رسول اللہ کی خوشنودی حاصل کریں۔ امید ہے کہ بہنیں اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں گی۔

اب میں اپنے مضمون کو دعا پر ختم کرتی ہوں۔ کہ خدا ہمیں توفیق دے۔ کہ ہم خدا کے رستے میں مضبوطی سے قدم رکھیں۔ آمین ثم آمین۔

(خاکسارہ طاہرہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ پشاور شہر)
(اہلیہ عبدالعزیز خاں صاحب سپرنٹنڈنٹ ای ایم پشاور صدر)

Digitized by Khilafat Library

دنیا فانی ہے!

یہ دنیا ناپائیدار ہے۔ ہم جہاں سے آئے ہیں وہیں لوٹ کر جانا ہے۔ مٹی ہی کے بنے ہیں۔ اور اسی میں جا ملینگے ہمیں نیک اعمال کرنے چاہئیں۔ تا ہمارے کام آئیں۔ وہ دن آنیوالا ہے۔ کہ ہم خدا تعالےٰ کو منہ دکھائیں۔ ہمیشہ ہی اس دنیا میں نہیں رہنا۔ عنقریب ہی ہم اس ملک میں جانیوالے ہیں۔ جہاں سے واپس نہ آیا جائیگا۔ اس لئے ہمیں چاہیئے۔ کہ ہم اپنی زندگی کو خدا تعالےٰ کی راہ میں وقف کریں۔ خدا دل کا مالک ہے۔ دل خدا کا گھر ہے۔ جس طرح گھر کا مالک اگر گھر میں نہ ہو تو وہ گھر کتنا ویران و سنسان نظر آتا ہے۔ یہی حالت ہمارے دل کی ہے۔ اگر ہمارے دل میں خدا کی یاد نہ ہوگی۔ تو ہمارا دل بے رونق ہوگا۔ خدا تعالےٰ کو اپنے دل میں جگہ دینی چاہیئے۔ ہر وقت ہر لحظہ اس کی یاد دل میں موجود ہونی چاہیئے۔ خدا کی یاد اس کے غضب کو بجھا دیتی ہے۔ مصیبت و بلا کو دور کر دیتی ہے۔ انسان خود فراموش ہے۔ اور ساتھ

پیدا کرنے والے کو بھی فراموش کر دیا۔ یہ سخت نادانی ہے۔ ایسا قیمتی وقت دنیا کی فضول باتوں میں ضایع نہیں کرنا چاہیئے۔ پہاڑ ساکن ہیں۔ مگر اپنے پاک خدا تعالیٰ کی یاد میں مصروف ہیں۔ یہی اُن کی عبادت ہے۔ مگر افسوس کہ غافل انسان جسے اشرف المخلوقات کا رتبہ حاصل ہے اپنے سب سے بڑے فرض سے غافل ہے۔

انسان کو خدا کی عبادت میں زندگی بسر کرنی چاہئے ورنہ اس کی زندگی بے رونق ہے۔ اس کا دل اندھا ہے اگر وہ اپنی زندگی کو رونق دینا چاہتا ہے۔ تو خدا کی عبادت میں مصروف ہو جائے۔ جو لمحہ فضول باتوں میں گذرتا ہے یہی لمحہ گوہر بیش بہا ہے۔ کاش کہ ہم اس نادر لمحہ کی قدر کرنا سیکھیں۔ انسان فطرتاً کمزور واقع ہوا ہے۔ وہ خطا کا پتلا ہے۔ وہ ہزاروں قسم کے گناہ کر بیٹھتا ہے۔ ہمیں دست بدعا رہنا چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ ہمارے قصوروں کو معاف کر دے ۔

غیر ممکن کو یہ ممکن سے بدل دیتی ہے
اے میرے فلسفیو زورِ دعا دیکھو تو

خدا تعالیٰ ہماری نظروں سے پوشیدہ ہے۔ مگر دل سے تو دُور نہیں۔ ہماری آنکھیں اُسے دیکھنے سے قاصر ہیں۔ خدا کی عبادت کرکے دل کو عجیب قسم کی خوشی اور سکون حاصل ہوتا ہے۔ یہ نہیں کہ کہدیا۔ کہ ابھی بہت عمر پڑی ہے دیکھا جائیگا۔ انسان کی زندگی کا کچھ اعتبار نہیں ہوتا۔ کبھی بھی اپنی زندگی پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیئے یہی کوشش ہونی چاہیئے۔ کہ ہم سے کوئی بُرا کام نہ ہو بلکہ خدا تعالیٰ کی یاد میں اپنی زندگی گزاریں۔ یہ دُنیا چند روزہ ہے۔ ایک دن یہ سب خزانہ فنا ہو جائیگا۔

خدا تعالیٰ نے ہمیں ہزاروں کروڑوں یعنی بے شمار نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔ لیکن انسان کس قدر ناشکرگذار ہے۔ کہ پھر بھی اپنے پاک پروردگار کی یاد سے خالی ہے۔ وہ کس قدر مہربان ہے۔ اس کی کتنی بے شمار رحمتیں ہیں۔ ہمیں اپنے سب سے بڑے فرض سے غافل نہیں ہونا چاہیئے۔ جب ہم کسی سفر پر جاتے ہیں۔ تو ہر طرح سے طیار ہوتے ہیں۔ اپنا سامان وغیرہ جو کچھ بھی ہو۔ اپنے ساتھ حفاظت سے رکھتے ہیں۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ سفر آخرت کے لئے کوئی سامان نہ لیا جائے۔ اس ملک میں جا کر خالی ہاتھ والوں کا کیا حال ہوگا۔ جہاں ہر شخص اپنی ہی دھن میں نفسی نفسی پکارتا ہوگا۔ عزیز و اقارب۔ دوست و مددگار سب کا ساتھ چھوٹا ہوگا۔ اگر کوئی آدمی تجارت کے لئے روانہ ہو۔ اور اس کا مالک اُسے بار بار تاکید کرے کہ نفع کا سودا کرنا۔ محنت سے تجارت کرنا۔ مگر باوجود ان تاکیدوں کے وہ خالی ہاتھ واپس آجائے۔ تو اس کی آتے ہی لعنت و ملامت سے خاطر ہوگی۔ اسوقت اگر وہ اپنی راستے کی تکالیف اور دوسری قسم کی مشکلات کا ذکر کرے تو اس کا مالک ہرگز ہرگز نہیں سنے گا۔ اُس کی کسی بات پر غور نہیں کیا جائیگا۔ اور اسکو اس کے کئے کی سزا ملے گی۔ پس یہی حال آخرت کا ہے۔ خدا تعالیٰ نے ہمیں سب کچھ دیا ہے۔ اسنے اپنے پاک کلام سے اور اپنے رسول کے ذریعے ہمیں بار بار ہدایت کی کہ اپنی عمر گناہوں میں مت برباد کرو۔ نماز روزہ۔ زکوٰۃ۔ وغیرہ میں کبھی سستی مت کرو۔ لیکن اگر ہم خدا تعالیٰ کے بار بار فرمانے پر بھی اسکے حکم کے برخلاف خالی ہاتھ اسکے

Digitized by Khilafat Library

سامنے جا حاضر ہوں۔ تو پھر ہمیں اس کے رحم و کرم کی کیا امید ہوسکتی ہے۔ اس لئے ہمیں چاہیئے۔ کہ اپنی زندگی کا ہر لمحہ اس کی عبادت میں صرف کریں۔ بے کسوں کی مدد۔ بیماروں کی بیمار پرسی۔ غم زدوں کا غم دور کرنا۔ دردمندوں کی دوا یہ ایسی باتیں ہیں۔ جو سفر آخرت کے لئے کام آئیں گی۔ ممکن ہے۔ کہ خدا ہمیں ایک سیکنڈ کے اندر ہی اپنے پاس بلالے۔ یا کچھ دیر کے بعد۔ مگر بالآخر واپسی ضرور ہے۔ خدا تعالےٰ کے سامنے حاضر ہونا یقینی ہے۔ ان تمام باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں ہر وقت ہوشیار رہنا چاہیئے۔ خدا تعالےٰ سے دعا ہے کہ ہمیں ہمارے عزیز و اقارب دوست و احباب سب کو معاف فرمائیں۔ آمین +

(امۃ الرشید (صاحبزادی) قادیان)

Digitized by Khilafat Library

عورتوں کیلئے ورزش

تہذیب کی ابتدائی منازل میں جب انسان کو اپنی روٹی پیدا کرنے کے لئے بہت دوڑ دھوپ کرنی پڑتی تھی تو اس زمانے میں علیحدہ ورزش کرنے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ پیٹ بھر کر کھانا میسر آنا بہت سی محنت کا طلبگار ہوتا تھا۔ اس لئے اس مقصد کی تکمیل کے دوران میں انسان کو کافی سے زیادہ ورزش کا موقع مل جاتا تھا +

اب بھی جو ملک تہذیب میں بہت پیچھے ہیں۔ ان لوگوں کی زندگی کے مطالعہ سے صاف پتہ چلتا ہے۔ کہ جہاں ان کی زندگی میں کئی اور شعبے مقصود ہیں۔ وہاں علیحدہ ورزش کو کوئی حیثیت حاصل نہیں۔ یہ صحیح ہے۔ کہ کرۂ ارض پر بہت سے ممالک ایسے بھی ہیں۔ جہاں قدرت نے اشیائے خورد و نوش بہت بہتات سے مہیا کی ہیں۔ مگر ایسے ممالک میں انسان کے بہت سے دشمن بھی اسی افراط سے پیدا کئے ہیں۔ جس سے انسان کو بچنے کے لئے اسے بہت نقل و حرکت کرنی پڑتی ہے لہذا وہاں بھی قدرت نے علیحدہ ورزش کے پہلو کو بہت حد تک اہم سوال بننے نہیں دیا +

مگر جوں جوں تہذیب نے ترقی کی ہے۔ انسان اپنی روٹی پیدا کرنے میں بہت سی آسانیاں مہیا کرتا چلا گیا ہے نیز تقسیم کار کے مسئلے نے اس کی اس رنگ میں اور بھی بہت مدد کی ہے۔ بہت سے انسان صرف دماغی محنت سے ہی اپنی ضروریاتِ زندگی کو پورا کرسکتے ہیں۔ یہی نہیں ایک انسان کی ہی محنت بسا اوقات اتنی کافی ہوتی ہے۔ کہ وہ آسانی سے پانچ سات کا پیٹ پال سکتا ہے۔ اور پھر اس کے بعد ایک اور پہلو بھی قابلِ غور ہوگیا ہے۔ بہت سے افراد نے خاص جذبات کے ماتحت کئی لوگوں کو دنیاوی ضروریات سے فارغ کردینے کا ذمہ لیا ہے۔ اور اس طرح ایسے لوگوں کے لئے اپنے جسم کو حرکت دینے کے مواقع اور بھی کم ہوگئے ہیں۔ اور غالباً جوں جوں تہذیب ترقی کرے گی۔ ایسے مواقع اور بھی بہت کم ہوتے چلے جائیں گے +

اس طرح جب انسان کو اپنی روٹی بہم پہنچانے کیلئے اس جدوجہد کی ضرورت نہ رہی۔ جو ان کے لئے کسی زمانے میں لازمی تھی۔ تو انسان کو اپنے اعضاء کو تندرست اور کارآمد رکھنے کے لئے مصنوعی تدابیر اختیار کرنی پڑیں۔

تاریخ کی ورق گردانی سے پتہ چلتا ہے کہ انسان نے

اس مقصد کے لئے کشتی۔ دوڑ۔ گولہ پھینکنا۔ گھوڑے کی سواری۔ پولو۔ وغیرہ شروع کیا۔ اور موجودہ زمانے میں کرکٹ۔ فٹ بال۔ ہاکی ٹینس۔ بیڈمنٹن وغیرہ کو اس مقصد کے حاصل کرنے کا ذریعہ بنایا +

مگر ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس زمانے میں صنفِ نازک کو مصنوعی ورزش کی ضرورت پیش نہ آئی اس کی بڑی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ مرد نے عورت کے لئے گھر کے کام کو سرانجام دینے کے فرائض کو عین اسکی فطرت کے لئے مخصوص سمجھا۔ اور یہ امر کسی دلیل کا محتاج نہیں۔ کہ ان حالات میں علیحدہ ورزش کی ضرورت نہیں پڑتی۔

مگر انیسویں صدی کے آخر میں جب عورتوں نے بھی دفتری ملازمت کے میدان میں مردوں کی طرح قدم مارنا شروع کیا۔ اور کئی عورتیں تھوڑی سی دماغی محنت کر کے اپنی ضروریاتِ زندگی کے لئے اخراجات پیدا کرنے کے قابل ہوگئیں۔ تو اس زمانے میں آکر عورتوں کی ورزش کا سوال پیش آنے لگا۔ اس کی ایک اور وجہ بھی ہوئی۔ سائنس کی ایجادات سے عورتوں کو گھر کا کام کاج سرانجام دینے میں بہت سی سہولتیں میسّر آنے لگیں۔ جس سے گھر کا کام کاج بہت کم رہ گیا۔ اور نیز جب ہر ایک آدمی کی مزدوری یا تنخواہ زمانہ قدیم کی نسبت بڑھ گئی۔ تو عورتوں کے لئے زندگی پہلے سے آرام دہ اور سہل ہوگئی۔ اور اس طرح ورزش کے امکانات اور بھی کم ہوگئے۔ نتیجہ یہ ہؤا کہ عورتوں کے لئے مصنوعی ورزش کی ضرورت بہت زیادہ محسوس ہونے لگی +

لہذا ان حالات کے ماتحت اس زمانے میں عورتوں کے لئے ورزش بے حد ضروری ہے۔ عورتوں کے لئے سب سے اچھی ورزش سیر ہے۔ کیونکہ یہ سخت ورزش نہیں ہے۔ اور نازک سے نازک مزاج عورت کے لئے بھی مفید ہے۔ چلنے میں بڑا فائدہ یہ ہے۔ کہ اس سے جسم کا ہر ایک حصّہ حرکت کرتا ہے۔ اسلئے ہر ایک عضو کی ورزش ہو جاتی ہے۔ عورتیں جو تمام دن گھر میں پڑی رہتی ہیں۔ ان کے لئے صبح شام کی سیر بے حد مفید ہے +

سیر سے ہسٹیریا کے دورے بہت کم ہو جاتے ہیں۔ قبض کی شکایت دور ہو جاتی ہے اور طبیعت میں فرحت آجاتی ہے۔ اور سخت کام کرنے کی قابلیت بھی پیدا ہو جاتی ہے +

آخر میں مجھے یہ بیان کرنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی کہ ورزش نہ کرنے سے بھوک مر جاتی ہے۔ دماغ ہر وقت تھکا ہؤا معلوم ہوتا ہے۔ زیادہ محنت طلب کام نہیں ہو سکتا۔ اور جو بہت خطرناک بات ہے وہ یہ ہے کہ ہر ایک بیماری بہت جلد آدباتی ہے۔ سردرد۔ قبض۔ خون کی کمی۔ ہسٹیریا اور معدہ اور انتڑیوں کی جملہ امراض لاحق ہو جاتی ہیں۔ اور ان کا واحد علاج باقاعدہ ورزش ہے +

(عبدالحمید بی۔ ایس۔ سی۔ قادیان)

Digitized by Khilafat Library

مصباح کے لئے خریدار بہم پہنچانا ہر احمدی بہن کا فرض ہے۔ اسلئے پوری کوشش سے کام لے کر اس کارِ خیر میں حصّہ لیں +

(مینیجر)

دستکاری!

Digitized by Khilafat Library

عاجز کو خیال ہوا۔ کہ میں مصباحی بہنوں کی خدمت میں دستکاری کے متعلق کچھ بیان کروں۔ جس سے دوسری بہنوں کو اس کی ترغیب ہو۔

بعض بہنیں یہ خیال کر کے دستکاری کے متعلق کچھ خیال نہیں کرتیں۔ کہ یہ دماغی محنت کا کام بیہودہ اور فضول ہے۔ آنکھوں اور سر کو نکان ہو جاتی ہے۔ بیشک یہ تو سچ ہے۔ کہ دماغ تو ضرور خرچ ہوتا ہے۔ اور محنت بھی اٹھانی پڑتی ہے۔ لیکن اگر سمجھو تو کوئی بھی ایسا کام یا ہنر نہیں ہے جس کے لئے محنت و مشقت نہ اٹھانی پڑتی ہو۔ ویسے بھی دیگر کام سینا پرونا کاروبار خانہ داری کے کرنے پڑتے ہیں۔ جن سے ہر ایک بہن بخوبی واقف ہے۔

بہت سی بہنیں سینے پرونے اور کشیدہ کاری میں ماہر اور مشاق ہیں۔ لیکن بہت سی ایسی بھی ہیں۔ جو دستکاری کو محض فضول سمجھکر ہنر حاصل کرنے سے محروم رہ جاتی ہیں۔ حالانکہ دستکاری وہ ہنر اور قابل قدر جوہر ہے کہ جس کا حاصل کرنا ہمارے لئے نہایت لازمی امر ہے۔ انگریز عورتیں محض ہنرمند ہونے کی وجہ سے ایسی ایسی خوبصورت کام بناتی ہیں۔ کہ جنکو دیکھکر ہندوستان کی عورتیں دنگ رہ جاتی ہیں۔ ان کو دستکاری کے متعلق اسقدر خیال ہے۔ کہ وہ سیر و سفر میں خالی ہاتھ نہیں رہتیں اور کچھ نہ کچھ کرتی رہتی ہیں۔

ہمارے لئے بھی یہ ضروری اور لازمی ہے کہ ہر ایک قسم کا ہنر حاصل کریں۔ اور اس سے فائدہ اٹھائیں۔ ہنر وہ چیز ہے۔ جس سے مکان و بستر اور لباس کی زینت اور خوش نمائی دوبالا ہو جاتی ہے۔ اور عورتوں کا ہنر اور سلیقہ ظاہر ہوتا ہے۔ تعلیم حاصل کرنے کے بعد بہنوں کیلئے اگر کوئی چیز مفید ہے تو وہ ہنر ہے۔ ہنرمند عورتیں اپنا قیمتی وقت ضایع نہیں جانے دیتیں۔ اور وہ کچھ نہ کچھ دستکاری فراغت کے وقت کرتی رہتی ہیں۔ اور اپنا دل بہلاتی رہتی ہیں۔ انہیں ہر طرح فائدہ ہے۔ مثلاً غریب بہنیں دستکاری فروخت کر کے وقتاً فوقتاً اپنی ضرورت پوری کر لیتی ہیں۔ اور امیر بہنیں اپنے مکان کی زیبائش و زینت کو اپنی دستکاری سے دوبالا و خوشنما بنا لیتی ہیں۔ اور یہ ایک بہترین مشغلہ ہے۔

آجکل دنیا میں ایسی ایسی دستکاریاں ایجاد ہوئی ہیں کہ جن سب کا سیکھنا اور اندازہ کرنا ہمت سے باہر ہے۔ اور آیندہ بھی ہر سال نئے نئے نمونے نکلتے رہتے ہیں ہر سال کاپیاں شائع ہوتی ہیں۔ جن کو منگا کر بہنیں گھر بیٹھے بیٹھے سینکڑوں قسم کے ہنر حاصل کر سکتی ہیں۔ کہیں باہر جا کر سیکھنا نہیں پڑتا۔

کشیدہ کاری سے ہر ایک چیز بھولدار اور خوشنما ہو جاتی ہے۔ آج کل تو ہر ایک چیز پر کشیدہ کاری کیجاتی ہے۔ مثلاً میز پوش۔ کرسیوں کے گدیلوں کے غلافوں پر پلنگ پوش ٹرے پوش۔ چھوٹے بڑے رومال آئینہ پوش ساڑھیاں جمپر قمیضوں کی آستینوں۔ کالروں اور پاجاموں کی مہریوں بچوں کے فراخوں۔ جانمازوں اور خوان پوش غرض ہر ایک چیز پر کشیدہ کاری ہو سکتی ہے۔ جن سے ان چیزوں کی

خوشنمائی میں نمایاں فرق ہوجاتا ہے۔ کشیدہ کاری صرف ایک چیز سے نہیں بلکہ بہت سی چیزوں سے ہوتی ہے مثلاً ہر ایک قسم کا دھاگہ اور سلمہ ستارہ اور موتی۔ قسم قسم کا ریشم غرض ہر ایک چیز سے کشیدہ کاری ہوتی ہے۔ جن سے انواع و اقسام کے پھول اور بیلیں بنتی ہیں۔ جو نہایت خوبصورت معلوم ہوتی ہیں۔ خاص کر موتی تو ہر ایک چیز پر چڑھ سکتے ہیں۔ کوئی بہن یہ خیال نہ کرے۔ کہ یہ چیزیں بنانی یا کشیدہ کاری مشکل ہے۔ نہیں اگر ایک دفعہ کسی کام کو بغور اور سمجھ کر ذہن نشین کر لیا جائے۔ یا نمونہ سامنے رکھکر بنایا جائے۔ تو مشکل نہیں ہے۔ کروشیہ کا کام اسقدر خوشنما معلوم نہیں ہوتا۔ جیسا کشیدہ کاری کا کام ہے؛

مگر ہماری بہنیں اس طرف بہت کم متوجہ ہوتی ہیں۔ میں بہنوں کی خدمت اقدس میں استدعا کرتی ہوں کہ ہمارے لئے دستکاری بہت مفید چیز اور عمدہ مشغلہ ہے۔ کاہلی اور غفلت کو چھوڑ کر دستکاریوں اور ہنرمندیوں کی طرف توجہ فرمائیں۔ اور اپنے اپنے ... اچھے کام جو کرتی ہوں۔ ان کے طرز طریق مصباح میں چھپوائیں۔ تا دوسری بہنیں اس سے مستفید ہوں؛

والسلام

(ناچیزہ حمیدہ خانم از دھوری)

Digitized by Khilafat Library

اطلاع:۔ جن مصباحی بہنوں نے تا حال اپنا چندہ بابت سنہ ۳۳ء نہیں بھیجا۔ وہ مہربانی فرما کر بذریعہ منی آرڈر بھجوادیں ورنہ وی پی وصول کریں؛ (مینجر)

اسماء تاریخی بابت سال سنہ ۱۳۵۲ھ

گذشتہ سے پیوستہ

مردانہ نام

۱۶۔ اختر محمود احمد۔
۱۷۔ رحمت احمد خان۔
۱۸۔ بابو غلام کریم
۱۹۔ آغا نصیر۔
۲۰۔ قیام اختر۔
۲۱۔ قایم اختر۔
۲۲۔ تاریخ عالم۔
۲۳۔ تسلیم اشتیاق۔
۲۴۔ فرحت خان
۲۵۔ منظور قیوم
۲۶۔ فضل عمر اسلام۔
۲۷۔ خصلت کبیر۔
۲۸۔ خصیلت بحر۔
۲۹۔ مظہر مجید علیم۔
۳۰۔ مظہر علیم مجید۔
۳۱۔ نصیر بخت
۳۲۔ آغا کبیر حسن۔
۳۳۔ ظہور سلطان اکمل
۳۴۔ ظہور علیم کامل۔
۳۵۔ منعم ریاض عالم۔
۳۶۔ منعم خورشید بیگ
۳۷۔ منعم محمد محسن۔
۳۸۔ انذار قیصر۔
۳۹۔ انذار شمس۔
۴۰۔ ناصر اعظم
۴۱۔ ظہور وحید باری
۴۲۔ ظہور سلطان کامل
۴۳۔ ظہور علیم اکمل۔
۴۴۔ نعمت عالم خان۔

زنانہ نام

۱۰۔ ستار خانم۔
۱۱۔ کرامت خانم۔
۱۲۔ امت افضل۔
۱۳۔ امرت فاضل۔
۱۴۔ کشور سلمہ خانم۔
۱۵۔ کشور فاطمہ خانم۔
۱۶۔ ملکہ صادقہ خاتون۔
۱۷۔ خورشید نسیم بیگم۔
۱۸۔ منظہر فاطمہ بیگم۔
۱۹۔ منظہر سلمہ بیگم۔
۲۰۔ شکور فاطمہ خانم۔

۲۱۔ شکور سلمہ خاتون۔
۲۲۔ فصاحت اعجاز خانم۔
۲۳۔ بی بی ام کلثوم۔
۲۴۔ فضل نساء شکوہ۔
۲۵۔ زینب اعجاز اختر۔
۲۶۔ نظر بلقیس۔
۲۷۔ مظہرہ آرا۔
۲۸۔ مظہرہ بلقیس۔
۲۹۔ الفت سلطان خانم
۳۰۔ الفت علیم خانم۔
۳۱۔ تاریخ مومنہ
۳۲۔ بخت منعم سلطان
۳۳۔ بخت منعم علیم۔
۳۴۔ بخت صادقہ سلطان
۳۵۔ بخت صادقہ علیم۔
۳۶۔ نسیم سلمہ خاتون۔
۳۷۔ نسیم فاطمہ خاتون۔
۳۸۔ شاکرہ فاطمہ خاتون۔
۳۹۔ شاکرہ سلمہ خانم۔
۴۰۔ ادیب اقبال اختر
۴۱۔ نسیم سبحان خانم۔
۴۲۔ فضل مقصود آرا۔
۴۳۔ ملکہ تہذیب سلیم۔
۴۴۔ انذار قیصر۔
۴۵۔ انذار شمس۔
۴۶۔ شفقت شمس بیگم۔
۴۷۔ شفقت قیصر بیگم۔
۴۸۔ شمشاد وقار قیصر۔
۴۹۔ رفعت قیصر آرا۔
۵۰۔ رفعت شمس آرا۔
۵۱۔ میمونہ شفاعت نصیر
۵۲۔ عثمان خانم۔
۵۳۔ رفعت شمس بلقیس۔
۵۴۔ رفعت قیصر بلقیس۔

(خاکسار عباد اللہ خان وکیل دہوری)

مصباح:۔ ہم مشکور ہیں مگر نام ایسے ہونے چاہئیں جو مرغوب طبائع ہوں اور رکھے جا سکیں۔ صرف الفاظ کا بے معنی مجموعہ نہ ہو*

Digitized by Khilafat Library

شذرات

چین میں سیلاب سے تباہی

لندن۔ ۲۶ ستمبر۔ دریائے ہوانگ ہو (زرد دریا) کی نئی اور پرانی رود باروں کے درمیانی علاقوں میں جولائی اور اگست میں جو ہولناک سیلاب آئے تھے اس سے بڑی تباہی ہوئی۔ سرکاری اندازہ کے مطابق ۵۰ ہزار اشخاص غرق ہو گئے۔ ۱۰ لاکھ بھوکوں مر رہے ہیں۔ اور ۲۰ لاکھ اشخاص مصائب میں گرفتار ہیں۔ امدادی کمیشن سیلاب زدہ علاقہ میں سامان رسد وغیرہ بھیج رہے ہیں۔ ان کمیشنوں کا بیان ہے۔ کہ کچھ تباہی کا موجب ڈاکو ہوئے اور کچھ فوج۔ جس نے حفاظتی کارروائی کے طور پر دریا کے بند توڑ دیئے۔ جب اس کا پانی تیزی سے چڑھ رہا تھا۔ ابھی تک علاقہ میں پانی ہی پانی نظر آتا ہے۔ دریا کی مٹی نے زمین کو کئی سالوں کے لئے زراعت کے ناقابل کر دیا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ والدین۔ اپنے بچوں کو دوسرے لوگوں کے حوالے کر رہے ہیں۔ تاکہ آئندہ موسم سرما میں ان کی جانیں بچ رہیں۔

امریکہ میں تباہی

۲۶ ستمبر۔ میکسیکو میں طوفان گرد و باد سے تقریباً پانچ ہزار نفوس کی موتیں واقع ہوئی ہیں۔ یہ طوفان اس چالیس سالہ عرصہ میں سب سے بڑا خیال کیا جاتا ہے۔ صدر اڈر گرفس نے تمام قوم کے نام مدد کے لئے اپیل کی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ایک طوفان گرد و باد نے جو ۱۵۰ میل گھنٹہ کی رفتار سے چل رہا تھا میکسیکو کے تین چوتھائی حصہ کو پامال کر دیا ہے۔ شہر میں مارشل لاء کا نفاذ کر دیا گیا ہے۔ دو مسافر ریلوے گاڑیاں۔ اور دو مال گاڑیاں لاپتہ ہیں*

رہتک میں طوفان نوح

رہتک کے تباہ کن سیلاب باراں کی تفصیلات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ علاقہ رہتک کے باشندوں نے اپنی آنکھوں سے تباہی اور بربادی کا وہ ہولناک نظارہ مشاہدہ کر لیا ہے۔ جو آج سے ہزارہا سال پہلے قوم نوح کو دیکھنا نصیب ہوا تھا۔ ۳۰ گھنٹے کی مسلسل اور موسلا دھار بارش کے بعد ہر طرف تا حد نگاہ پانی کی نیلگوں چادر نظر آتی تھی۔ اور یا کہیں کہیں وہ کچے مکانات جنہیں پانی کی تیز رو دوسرے کم مضبوط مکانوں کی طرح بہا کر نہ لیجا سکی صرف شہر رہتک میں پندرہ سو مکان نذر طوفان ہو چکے ہیں۔ اور اکثر ایسی حالت میں ہیں۔ کہ ان کا گر جانا یقینی ہے۔ دیہات چھوٹے چھوٹے جزیروں کی طرح نظر آتے ہیں جنکا اکثر حصہ منہدم شدہ مکانات اور ملبہ کے تودوں سے عبارت ہے۔ گھروں کا سامان غلہ اور چارہ وغیرہ کے ذخائر آب باراں کی پر جوش طغیانی کے بھینٹ چڑھ چکے ہیں۔ فصلیں مکمل طور پر تباہ ہو گئی ہیں۔ اور بیچارے باشندگان رہتک و مضافات بے سروسامان اور بے خانماں ایسی مصیبت کے پھندے میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ کہ دیکھنے سننے والے کے دل پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے +

(زمیندار ۳ر اکتوبر)

Digitized by Khilafat Library

کریلا

آدھ سیر کریلے کیواسطے یہ مصالحہ چاہیئے۔ کریلا آدھ سیر بادام ایک چھٹانک خشخاش آدھی چھٹانک۔ کھوپرا آدھی چھٹانک چرونجی ایک چھٹانک۔ ان چاروں چیزوں کو خوب باریک پیسکر اسمیں ہلدی۔ دھنیا۔ مرچ وغیرہ ملالیں۔ اور کریلوں کو بیچ میں سے چیر کر اسمیں آدھا مصالحہ بھر دیں۔ پھر آدھے مصالحے کو پیاز سے گھی میں بگھار لیں۔ اور اس میں کریلے چھوڑ دیں۔ کریلے کچھ نرم ہو جائیں تو اس میں تھوڑا سا املی کا پانی ڈال دیں +

(فاطمہ بائی)

شمالی قطب کے رہنے والے

گرم ممالک میں ۱۴ سال کی عمر میں اور سرد ممالک میں سولہ سترہ سال کی عمر میں لڑکیاں جوان ہوتی ہیں۔ لیکن قطبی جزائر میں جہاں اسکیمو لوگ آباد ہیں لڑکیاں ۶ سال کی عمر میں جوان ہو جاتی ہیں۔ اور سات آٹھ سال کی عمر میں ان کے بچے بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ یہ ایک افسانہ معلوم ہوتا ہے۔ لیکن زیچوسلوویکیا کے ایک شخص جان ویلزل نے جو اسکیمو قبائل میں تیس سال تک رہا ہے "تیس سال منجمد جزائر میں" نام سے ایک کتاب لکھی ہے۔ جس میں اس نے دیگر حیران کن باتوں کے علاوہ اس بات کا بھی ذکر کیا ہے۔ جان ویلزل اپنی کتاب میں لکھتا ہے۔ کہ ان منجمد جزائر میں چھ چھ ماہ کے وقفہ کے بعد عورتوں کو بچے پیدا ہو جاتے ہیں۔ پیدائش کیوقت بچہ اتنا چھوٹا ہوتا ہے۔ کہ اس کا وزن صرف ایک کیلوگرام ہوتا ہے۔ بچے کو صرف پیدائش کیوقت نہلایا جاتا ہے۔ اسکے بعد وہ تمام عمر نہیں نہاتا۔ اسکیمو بچے روتے نہیں۔ جب انہیں کوئی تکلیف ہوتی ہے تو وہ اپنے منہ کو اس طرح بناتے ہیں کہ ان کے والدین کو ان کی تکلیف کا پتہ لگ جاتا ہے۔ دو سال کی عمر میں جب وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کے قابل ہوتے ہیں۔ انہیں کام پر لگا دیا جاتا ہے۔ زیادہ تر کام عورتیں کرتی ہیں۔ مرد کمزور اور سست ہوتے ہیں۔

جب کسی اسکیمو نوجوان کو شادی کی ضرورت ہوتی ہے

تو وہ اپنے قبیلے کے کسی شخص کے گھر چلا جاتا ہے۔ اور عام طور پر ان میں مندرجہ ذیل بات چیت ہوتی ہے:۔

"تم اپنی لڑکی کا کیا معاوضہ لینا چاہتے ہو؟"

"تم کیا دو گے؟"

"کتنے دنوں کے لئے خوراک دینے کیلئے تیار ہو؟"

"منظور ہے۔ لڑکی کو لے جا سکتے ہو۔"

نوجوان لڑکی کو لے جاتا ہے۔ اور جب کچھ عرصہ اپنے پاس رکھنے سے متنفر ہو جاتا ہے۔ تو اسے جھونپڑی سے نکال دیتا ہے۔ اور لڑکی پھر اپنے والدین کے گھر آجاتی ہے۔

اسکیموؤں کی عمر اسکیمو عورتیں زیادہ عرصہ زندہ نہیں رہتیں۔ جو قبائل قطب کے زیادہ نزدیک آباد ہیں۔ ان کی عورتیں عام طور پر ۲۲ اور ۲۸ سال کے درمیان مر جاتی ہیں۔ عام عورتیں اپنی جھونپڑیوں کے دھوئیں سے ۱۳ اور ۱۴ سال کی عمر میں اندھی ہو جاتی ہیں۔ بعض حالتوں میں جب عورتیں اندھی ہو جاتی ہیں۔ تو ان کے گھر والے انکی مصیبتوں کا خاتمہ کرنے کے لئے انہیں برف میں لے جا کر اور تیز ہتھیار سے ان کا پیٹ پھاڑ کر ان کی زندگی کا خاتمہ کر دیتے ہیں۔ یتیم بچوں کے ساتھ بھی یہی سلوک کیا جاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library

رپورٹ ہائے لجنات اماء اللہ

سیالکوٹ ستمبر کا ماہواری جلسہ تلاوت قرآن کریم و نعت کے ساتھ شروع ہوا۔ استانی نظیر بیگم صاحبہ نے مصباح سے "ہم کون ہیں ہم کیا ہیں کیا ہمارا فرض" کا مضمون سنایا۔ فہمیدہ بیگم نے رسالہ مسلمہ بسوئے "دختران اسلام کے نام" جو فی زمانہ طالبات کے لئے نہایت مفید اور ضروری مضمون تھا پڑھا۔ قمر اسلام نے "جذبات محمود" محمود امرتسری کی نظم پڑھی۔ امۃ السلام نے "قرآنی شہادتیں" حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کا مضمون پڑھا۔ بعدہٗ پریذیڈنٹ صاحبہ محترمہ نے سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد ہر مذہب پر ایک لمبا عرصہ گذرنے سے مردہ ہو جانے کی حالت میں سنت الٰہی پر تقریر فرماتے ہوئے موجودہ زمانہ میں اسلام کے ساتھ اللہ تعالے کی سنت قدیمہ کا ظہور بیان کرتے ہوئے ہوشیار اور غافل لوگوں کی مثال نہایت لطیف پیرایہ میں پیش کی اور ثابت کیا کہ ہوشیار لوگ جو ظلمت ہی کے زمانہ سے نور کے خواہشمند ہوتے ہیں۔ وہی مامور کی آواز پر لبیک کہتے ہیں۔ اور سخت مشکلات کے باوجود اپنے استقلال سے امتیاز حاصل کر لیتے ہیں۔ کیونکہ جبتک یہ امتیاز پیدا نہ ہو۔ مامور کے آنے کا مقصد پورا نہیں ہوتا۔ غرضیکہ آپ کی لمبی اور واضح تقریر کا مفہوم یہ تھا کہ عظمت الٰہی کو دلوں پر طاری و ساری رکھنا ہی فلاح دارین کا موجب ہو سکتا ہے۔ پھر دعا کرتے ہوئے جلسہ ختم ہوا۔

اسی طرح اکتوبر کا ماہواری جلسہ بھی نعت و تمہید کے ساتھ منعقد ہوا۔ محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ نے سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے ساتھ حضرت مولوی شیر علی صاحب کا خطبہ جمعہ الفضل سے نہایت واضح کر کے سنایا۔ سعیدہ امۃ السلام نے تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے "تکبر سے پاک ہونے کا ایک عمدہ طریق" خواتین کے گوش گزار کیا۔ استانی محمودہ بیگم صاحبہ

نئے ٹریکٹ میں سے نشانات صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر مضمون پڑھا۔ محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ نے دوبارہ رسالہ الوصیت سے کچھ مضمون سنا کر بہنوں کو وصیت کرنیکی ترغیب دلائی پھر سکول کی دو چھوٹی بچیوں نے مختصر سی نظم ناپائیدار دنیا پر سنائی۔ محترمہ پریذیڈنٹ صاحبہ نے تلاوت کے بعد وصیت کے متعلق ضروری باتیں بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے ثبوت میں آیت قرآنی مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ کی تفسیر احادیث صحیحہ و اجماع صحابہ رضی اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ نہایت خوبی سے واضح فرمائی تا بہنوں کو خاتم النبیینؐ کی صحیح تفسیر ذہن نشین ہو جائے۔ اور مخالف بہن! کی خاطر خواہ تسلی کر سکیں۔ بعد ازاں آپ نے یوم التبلیغ کے اہم فرض کیطرف توجہ دلاتے ہوئے نہایت زوردار الفاظ میں اس مبارک فرض کو تن دہی کیساتھ پورا کرنے کی بہنوں کو تاکید فرمائی۔ اور اللہ تعالےٰ سے دعاؤں کے ذریعہ مدد مانگنے کی ترغیب دلائی۔ محترمہ عصمت صاحبہ نے ظہور مہدی پر نظم پڑھکر دعا کی اور گیارہ بجے جلسہ ختم ہوا +

(خاکسارہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ)

پشاور یکم اکتوبر جلسہ لجنہ اماء اللہ زیر صدارت محترمہ پریذیڈنٹ صاحبہ مسجد احمدیہ پشاور میں منعقد ہوا۔ مستورات کافی تعداد میں تھیں۔ عذرا بنت عبدالعزیز خاں کے بعد دیگرے نعت و نظم خوش الحانی سے پڑھی اس کے بعد خاکسارہ نے حضرت ابراہیمؑ کا ذبح عظیم مصباح میں سے پڑھکر سنایا۔ آخر میں محترمہ پریذیڈنٹ صاحبہ نے وفات مسیح ناصری اور قرآن مجید کا ناطق فیصلہ بیان کیا جو بہنوں نے بہت دلچسپی سے سنا۔ اس کے بعد جلسہ دعا پر ختم ہوا +

نوٹ:۔ جن غیر احمدی و احمدی بہنوں نے کشمیر فنڈ میں چندہ دیا ہے۔ ان کی فہرست اسماء درج ذیل ہے:۔

	روپیہ	آنہ	پائی
(۱) اہلیہ میاں مظفر الدین صاحب	۳	۴	۰
(۲) " شیخ اللہ بخش صاحب	۱	۰	۰
(۳) " ڈاکٹر محمد الدین صاحب	۱	۰	۰
(۴) " عبدالعزیز خاں صاحب	۱	۰	۰
(۵) عزیزہ خورشیدہ و سعیدہ و حمیدہ	۰	۲	۰
(۶) اہلیہ مولوی محمد علی صاحب	۰	۸	۰
(۷) محترمہ ممتاز بیگم صاحبہ	۰	۸	۰
(۸) سعید احمد و امۃ القیوم	۰	۲	۰
میزان	۷	۸	۰

چندہ کشمیر ماہ ستمبر ۱۹۳۳ء

(۱) اہلیہ شیخ اللہ بخش صاحب	۱	۰	۰
(۲) اہلیہ ڈاکٹر محمد الدین صاحب	۱	۰	۰
(۳) محترمہ قانتہ بیگم صاحبہ	۱	۰	۰
(۴) اہلیہ صاحبہ چوہدری سراج الدین صاحب	۱	۰	۰
(۵) اہلیہ صاحبہ شیخ اکبر حسین صاحب	۲	۰	۰
(۶) اہلیہ صاحبہ جناب میر حاکم علی صاحب	۱	۰	۰
میزان:۔	۷	۰	۰

P.T.O

(خاکسارہ طاہرہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ پشاور)

(۲)

ذیل میں اُن مستورات کے نام شائع کئے جاتے ہیں جنہوں نے ماہ اکتوبر میں رقوم ارسال کی ہیں:۔

(۱) احمدہ بیگم اہلیہ صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب سب جج نے ۱۲ روپے کی رقم مسلمان خواتین کے وصول کر کے ارسال فرمائی ہے۔ موصوفہ کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے +

(۲) لجنہ اماء اللہ دہلی نے بذریعہ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر شفیع احمد صاحب ۵ روپے کی رقم اس ماہ میں اور پانچ روپے اس سے پہلے ماہ میں داخل ہوئی ہے +

(۳) مکرم حکیم محمد الدین صاحب پریذیڈنٹ گوجرانوالہ کی اہلیہ صاحبہ نے گذشتہ ماہ میں ۲۰ روپے ارسال فرمائے تھے اور اس ماہ میں عطیہ کی رقم بھیجی ہے +

(۴) مستورات امرتسر نے ۲ مستورات لاہور نے ۲ قوم بذریعہ میاں احمد الدین صاحب زرگر ... ارسال فرمائی ہیں ہم ان مستورات کا شکریہ ادا کرتے ہیں +

(خاکسارہ زینب علی خان فنانشل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان)

وصیتیں!

نمبر ۳۷۷۵ مسماۃ کریم بی بی زوجہ میاں خیر الدین مرحوم قوم شیخ عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج $\frac{9}{32}$۔۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو اس کے تیسرے حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ بعد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زمین سکنی ۵ مرلہ واقعہ محلہ دارالفضل شرقی قادیان جس پر ایک مکان خام تعمیر کردہ ہے جس کی قیمت اندازاً یکصد روپیہ ہے۔ فقط

گواہ شد:۔ فضل محمد بقلم خود کلرک ✠ العبد:۔ نشان انگوٹھا کریم بی بی موصیہ

گواہ شد:۔ نواب الدین کلرک آرسنل فیروزپور ۔ پسر موصیہ

نمبر ۳۷۷۶ مسماۃ صاحبہ بیگم زوجہ صاحبزادہ محمد سعید صاحب قوم سید عمرہ ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۳ء ساکن قلعہ احمدیہ خود ڈاکخانہ سرائے نورنگ تحصیل لکی مروت ضلع بنوں۔ بقائمی ہوش حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ $\frac{9}{32}$۔۲۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میرے مرنے کیوقت میری جسقدر جائداد ہو اسکے $\frac{1}{3}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل۔ زمین تخمیناً ۵۰ کنال میرے خاوند کی میراث جو ابھی تک میرے دوسرے حصہ داروں کے ساتھ تقسیم نہیں ہوئی

گواہ شد:۔ صاحبزادہ محمد طیب بقلم خود سرائے نورنگ بنوں۔

العبد:۔ صاحبہ بیگم موصیہ ✠ گواہ شد:۔ صاحبزادہ محمد ہاشم ابن موصیہ

نمبر ۳۸۰۹ مسماۃ جنت بی بی قوم قریشی زوجہ مولوی فضل کریم صاحب مرحوم پیشہ امور خانہ داری عمرہ ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۹ء ساکن قلعہ صوبہ سنگھ ڈاکخانہ خاص تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ $\frac{10}{32}$۔۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میرے مرنے کیوقت میری جسقدر جائداد ہو۔ اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بعد وصیت داخل کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا جائداد حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زیور نقرہ وطلائی قیمتی ۲۵۰ روپیہ ہے ✠

گواہ شد:۔ عنایت اللہ خاں ابن ولد مولوی فضل کریم صاحب مرحوم ساکن قلعہ صوبہ سنگھ ضلع سیالکوٹ پسر موصیہ بقلم خود۔ العبد: جنت بی بی زوجہ مولوی فضل کریم صاحب مرحوم ساکن قلعہ صوبہ سنگھ ضلع سیالکوٹ۔ نشان انگوٹھا۔

گواہ شد:۔ حکیم محمد فیروز الدین قریشی انسپکٹر بیت المال بقلم خود ✠

نمبر ۳۹۸۶ مسماۃ فاطمہ بیگم بنت حکیم حمید مرزا صاحب مرحوم مغل عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۱ء ساکن بہاول سٹیٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ $\frac{6}{33}$۔۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میرے مرنے کیوقت میری جسقدر جائداد ثابت ہو اس کے $\frac{1}{4}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی۔ میں ۱۸۹۲ء سے بیوہ ہوں میری کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ اسوقت نہیں ہے البتہ میں نے اپنے نواسوں وزیر محمد خان وعزیز محمد خان بی۔ اے

سے کچھ روپیہ جوان کی تعلیم پر خرچ کیا ہے قرض لینا ہے۔ اس قرضہ کی رقم مبلغ دوصد روپیہ ہوتی ہے۔ وزیر محمد خان اسوقت لاہور میں ملازم ہے۔ عزیز محمد خان ابھی برسر روزگار نہیں ہے۔ اسکے ملازم ہونے پر ان سے روپیہ حاصل ہونے پر انشاء اللہ اپنی زندگی میں ۱/۳ حصہ قرضہ کا ادا کردوں گی + العبد:- فاطمہ بیگم موصی نشان انگوٹھا گواہ شد:- مرزا محمد شفیع بقلم خود محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان ۲ رجون ۱۹۳۳ء گواہ شد:- مرزا محمد رفیع ولد مرزا محمد شفیع بقلم خود۔

۳۹۸۲ مسماۃ سابو زوجہ غلام علی قوم ارائیں بپیشہ زراعت دو کنال اراضی عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۲۸ مارچ ۱۹۲۶ء ساکن میانوالی ڈاکخانہ پرتاب پورہ تحصیل پھلور ضلع لدھیانہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۲۶/۵/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

میری اسوقت جائداد زیور وغیرہ مہر چار صد روپیہ کی ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی موت سے پیشتر جتنا روپیہ صدر انجمن احمدیہ قادیان داخل کرکے رسید لے لوں تو اسقدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کردیا جائیگا۔ میری وفات کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اسکا ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی + العبد:- مسماۃ سابو زوجہ غلام علی نشان انگوٹھا گواہ شد: امیر الدین ولد عمرا قوم ارائیں ساکن میانوال تحصیل پھلور ضلع جالندھر نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:- غلام علی ولد امام الدین ساکن میانوال تحصیل پھلور ضلع

۴۰۰۹ مسماۃ عالم النساء زوجہ فتح محمد بیگ قوم مغل بپیشہ زمیندارہ عمر تخمیناً ۶۰ سال تاریخ بیعت تخمیناً ۱۹۰۶ء ساکن کوٹ محمود احمد ڈاکخانہ صدر قصور ضلع لاہور۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۲۸/۷/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

میری جائداد بقسم زیورات مالیتی تخمیناً صمار کے ہے علاوہ ازیں کوئی مالیت نہیں رکھتی ہوں۔ اس لئے مذکورہ ملکیت کے ۱/۱۰ حصہ مبلغ ۵۰ نقد بعد منظوری وصیت ہذا کے داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کردونگی انشاء اللہ تعالیٰ

العبد: مسماۃ عالم النساء زوجہ مرزا فتح محمد بیگ ساکن کوٹ محمود احمد تحصیل قصور ضلع لاہور گواہ شد:- مرزا سلطان احمد ولد مرزا فتح محمد بیگ قوم مغل سکنہ کوٹ محمود احمد ڈاکخانہ قصور ضلع لاہور۔ گواہ شد: مولوی عبد القادر صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ قصور بقلم خود

۳۳۷۸ مسماۃ مریم بیگم زوجہ ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب قوم قریشی عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۸ء ساکن سنگیاں حال نبی پور میراں ڈاکخانہ کوٹ حسین خان تحصیل ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۲۹/۳/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

میرے مرنے کیوقت جسقدر میری جائداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردیجائیگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ۲ صد روپیہ ہے اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائداد مجھے خدا نے بخشی تو میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ فقط

گواہ شد:- محمد ابراہیم سیکرٹری وصایا ننکانہ صاحب۔ العبد: بقلم خود مریم بیگم گواہ شد:- محمد اسمٰعیل مدرس نبی پور میراں خاوند موصیہ۔

۳۳۸۹ حسین بی بی والدہ محمد اکرم قوم جٹ پیشہ کاشتکاری ساکن چہور چک ۱۱ ڈاکخانہ سانگلاہل تحصیل وضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۲۷/۱۲/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے زیور مالیتی پانصد روپیہ ۵۰۰ کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری جائداد اور کوئی نہیں ہے۔ اگر کوئی اور جائداد ملگئی تو قبل از وفات اسکے ۱/۵ حصہ کی قیمت بھی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرادونگی انشاء اللہ فقط

گواہ شد:- محمد اکرم خان نمبردار چک چہور ۱۱ ضلع شیخوپورہ + العبد:- حسین بی بی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:- محمد حسین ولد علی محمد ساکن شیخوپورہ تحصیل شیخوپورہ ضلع سیالکوٹ +

Digitized by Khilafat Library

18

۳۹۵۵ - نذیر بیگم زوجہ شیخ احمد علی قوم ککے زئی عمر اکیس سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۲۰ ۵/ ۳۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

میرے مرنے کیوقت جسقدر میری جائداد ہو اس کے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں - تو ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی - میری جائداد حسب ذیل ہے - حق مہر ایک ہزار روپیہ جو میرے شوہر کے ذمہ ہے اور زیور قیمتی چھ صد پچاس روپیہ اور برتن ہائے خانگی قیمت یکصد روپیہ ہیں انشاء اللہ تعالےٰ کوشش کرونگی کہ حصہ وصیت اپنی زندگی میں ہی ادا کر دوں + العبد:- نذیر بیگم بقلم خود گواہ شد:- نبی بخش بقلم خود والد موصیہ از قادیان مہاجر - گواہ شد:- اصغر علی گورنمنٹ پنشنر مہاجر و موصی دار الفضل خسر موصیہ ۲۰ ۵/ ۳۳

۳۹۴۰ - مسماۃ سعیدہ بیگم زوجہ بابو غلام رسول قوم شیخ عمر قریباً ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۱ ۳/ ۳۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

میرے مرنے کیوقت جسقدر میری جائداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں - تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی - (ج) میری جائداد حسب ذیل ہے - ایک ہزار روپیہ حق مہر واجب الادا از ال خاوند مسمی بابو غلام رسول صاحب ملازم ریلوے ہے اسوقت میرا زیور مالیتی پانسو روپیہ کا ہے + ۱۱ ۳/ ۳۳ العبد:- سعیدہ بیگم زوجہ بابو غلام رسول صاحب احمدی بقلم خود ڈویژنل اکونٹس آفس لاہور - گواہ شد: غلام رسول

۳۹۶۱ - مسماۃ سیدہ ناصرہ بیگم بنت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی

قوم مغل تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۵ ۵/ ۳۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

میری جائداد اسوقت اٹھارہ سو روپیہ کا زیور ہے - اور یہ وصیت کرتی ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس کی یا اس کے علاوہ بھی جو اور جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی لیکن اگر جائداد منقولہ کے علاوہ کوئی غیر منقولہ جائداد بھی میری وفات پر ثابت ہو - تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - اور مجھے اور میرے ورثاء کو حق حاصل ہوگا - کہ وہ صدر انجمن احمدیہ کی تسلی کیمطابق اسکی قیمت ڈلوا کر بصورت نقدی حصہ وصیت ادا کر دیں +

گواہ شد:- مرزا بشیر الدین محمود احمد ۲۶ مئی ۳۳ء العبد:- ناصرہ بیگم - گواہ شد:- مرزا مبارک احمد ۲۶ مئی ۳۳ء - گواہ شد:- رشیدہ محمودہ بیگم +

۳۹۹۳ - سکینہ بیگم بنت مرزا علی بخش صاحب قوم مغل عمر چھبیس ۲۶ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۱۹ء ساکن ہمراں ڈاکخانہ للونڈی رائے پور تحصیل جگراؤں ضلع لدھیانہ - بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۱ ۶/ ۳۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

میرے مرنے کیوقت جسقدر میری جائداد ہو اس کے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں - تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی - میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے - زیور قیمتی دوصد ساٹھ روپیہ اور مہر بذمہ خاوند تیس روپیہ فقط العبد:- سکینہ بیگم بقلم خود مقیم دار الفضل قادیان - گواہ شد:- محمد یحییٰ خان لائبریرین و کلرک دفتر ڈاک قادیان - گواہ شد:- فتح دین کلرک خاوند موصیہ کلرک دفتر

۳۹۸۱ - مسماۃ مبارک بانو زوجہ محمد احمد خان قوم راجپوت عمر ۲۲ سال ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور - بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۹ ۵/ ۳۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

میرا حق مہر پانچ ہزار روپیہ ہے - اور زیور قیمتی ایک ہزار روپیہ ہے - اِن کے علاوہ اسوقت فی الحال اور کوئی جائداد نہیں ہے میرے

+ فضل الرحمٰن [illegible] +

مرنے کے بعد اگر اور جائداد میرے قبضے میں ہو۔ تو ان سب کے ۱/۳ حصہ کی حقدار صدر انجمن احمدیہ کا ربپراز مصالح قبرستان قادیان ہوگی۔ بقلم خود مبارکہ بانو گواہ شد:۔ محمد احمد خان شوہر مبارکہ بانو۔ گواہ شد: فضل حسین مینجر بک ڈپو قادیان ۱۹/۱۰/۳۳ء

نمبر ۳۹۷۱ مسماۃ فیروزہ بیگم زوجہ چوہدری نعمت اللہ خان گوہر بی۔ اے راجپوت عمر ۳۰ سال ساکن قادیان ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۱۵/۹/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری جائداد اسوقت زیورات دو عدد کنٹھا یک عدد۔ کانٹے دو عدد) قیمتی قریباً ۱۲۵ روپیہ اور مبلغ تین سو (۳۰۰) روپیہ حق مہر جو میرے شوہر کے ذمہ واجب الادا ہے۔ کل جائداد ۴۲۵ روپیہ ہوتی ہے۔ میں اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں میری وفات پر اسکے علاوہ اگر کوئی اور جائداد میری وفات پر ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی +

العبد:۔ فیروزہ بیگم۔ گواہ شد:۔ عبدالرحمٰن شاکر احمدی کاتب تحریر ھذا گواہ شد:۔ محمد ذکاء اللہ خان مسلم ٹیچر مڈل سکول بھائی پھیرو ضلع لاہور۔ گواہ شد:۔ نعمت اللہ خان گوہر بقلم خود +

نمبر ۴۰۱۳ مسماۃ زکیہ خاتون زوجہ بابو یوسف صاحب قوم شیخ پیدائشی احمدی ساکن مونگیر ضلع مونگیر۔ عمر ۲۹ سال میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:۔

زیورات قیمتی قریباً پانچ صد روپیہ سلائی کی مشین قیمتی ڈیڑھ صد روپیہ میرا مہر ابھی میرے شوہر کے ذمہ واجب الادا ہے +

نوٹ:۔ میں ابتک دو روپیہ ماہوار چندہ دیتی رہی ہوں آیندہ بھی حسب توفیق انشاء اللہ تعالیٰ اسکو جاری رکھونگی یکم جولائی ۳۳ء

العبد:۔ زکیہ خاتون موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد:۔ سید وزارت حسین مونگیر صوبہ بہار۔ گواہ شد:۔ محمد یوسف شوہر موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد:۔ حکیم خلیل احمد بقلم خود محلہ دلاور پور شہر مونگیر صوبہ بہار۔

نمبر ۴۰۱۶ مسماۃ فتح بی بی بیوہ میاں خدا بخش صاحب قوم جٹ پیشہ زراعت عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت قریباً ۱۹۱۵ء ساکن گلانوالی ڈاکخانہ بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۱۹/۸/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری جائداد اسوقت ایک بھینس مالیتی یکصد روپیہ ہے اور اس کے علاوہ کوئی جائداد نہیں ہے۔ اس جائداد موجودہ کا ۱/۳ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی + گواہ شد:۔ عبدالحمید بقلم خود دوکاندار متصل دکان شیخ محمد اکرام + العبد:۔ فتح بی بی زوجہ میاں خدا بخش نشان انگوٹھا چپ + گواہ شد:۔ عبدالواحد بقلم خود بر مکان چوہدری علی محمد۔

نمبر ۳۴۵۶ منکہ عمر بی بی زوجہ مرزا احمد بیگ صاحب قوم مغل عمر تخمیناً ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۱ء ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ آج بتاریخ ۲۰/۴/۳۱ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری جائداد اسوقت بصورت زیور قیمتی ۱۰۵ روپے ہے۔ جس کے تیسرے حصہ کی (۱/۳) میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں اگر میری وفات پر اس کے علاوہ کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی تیسرے حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی + فقط۔ العبد:۔ نشان انگوٹھا عمر بی بی بنت مرزا غلام محی الدین صاحب۔ گواہ شد:۔ مرزا عزیز احمد صاحب دستخط انگریزی گواہ شد:۔ مرزا گل محمد بقلم خود۔

Digitized by Khilafat Library

رجسٹرڈ ڈایل نمبر ۲۰۶

میز پوش کا پھول

رنگ بجلی سبز پتیاں۔ بجلی بیلنے۔
مکیچر کلر سرخ یا آسمانی پھول۔

دھاگہ:۔ ڈی۔ ایم۔ سی

Digitized by Khilafat Library

(ایس۔ ایس نسیم اعجاز مبارک)